پاکستان میں جماعت کے خلاف انتقامی کارروائیاں
جماعت کو صبر اور دعاؤں کی تحریک

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ ر ستمبر ۱۹۸۶ء بمقام ناروے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

پاکستان میں جوں جوں سیاسی عدم استحکام بڑھتا جا رہا ہے اور عوام الناس میں شدید بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اس عدم استحکام اور بے چینی کی جھلک حکومت کی حرکتوں میں نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ موجودہ حکومت سخت ہراساں ہے اور خوفزدہ ہے اور اپنے بچاؤ کے لئے ہر ایسی حرکت کرنے کے لئے بھی تیار ہے جو عام دنیاوی سیاسی اصولوں سے خواہ کس حد تک گری ہوئی کیوں نہ ہو اور انسانی اخلاقی اقدار سے خواہ کس حد تک گری ہوئی کیوں نہ ہو۔ اگر چہ مذہب کا نام بہت استعمال ہو رہا ہے لیکن اس حکومت کی اداؤں میں ہر چیز ہے صرف مذہب نہیں کیونکہ مذہب کی بنیاد تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور خدا کے خوف پر ہوا کرتی ہے۔

خواہ مذہب کسی شکل کا بھی ہو، دنیا کے کسی خطے سے بھی تعلق رکھتا ہو اس کا مرکزی نقطہ خدا ہی کی ذات ہے اور خدا سے تعلق اور خدا کی ناراضگی کا خوف یا خدا سے تعلق کی تمنا اور خدا سے ناراضگی کا خوف یہ دو قوتیں ہیں جو ہر مذہب کے رگ وپے میں دوڑتی ہیں۔ اس نقطہ نگاہ سے موجودہ حکومت کے سابقہ کردار کو آپ لے لیں یا موجودہ حرکتوں کو دیکھ لیں ان میں ہر دوسری چیز تو پائی جائے گی، مذہب کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی عدم استحکام کے بڑھنے کے نتیجے میں اور عدم

تحفظ کا احساس بڑھنے کے نتیجے میں یہ دن بدن جماعت احمدیہ کی طرف عوام کی توجہ مبذول کرانے کی خاطر اوچھے سے اوچھے ہتھیار استعمال کرتے جارہے ہیں۔

مردان میں جو واقعہ پیچھے گزرا اس کے عقب میں اب اور ایسی اطلاعیں ملی ہیں کہ بڑی شدت اور بے قراری کے ساتھ موجودہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ صرف مردان ہی میں یہ معاملہ آگے نہ بڑھے بلکہ اور دوسری جگہوں پر بھی یہ بات پھیل جائے اور عوام الناس کی توجہ خصوصاً صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب میں جماعت احمدیہ کی طرف منتقل ہو جائے اور اس کے نتیجے میں سیاسی بے قراری اور بے چینی کا رخ جماعت احمدیہ کی طرف پھیر دیا جائے۔

کل ہی جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق مردان میں علماء نے یعنی مبینہ طور پر جو علماء کہلاتے ہیں انہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ اب ہم گھر گھر جا کر ہر احمدی کو یہ نوٹس دیں گے کہ یا تو وہ مرتد ہو جائے اپنے دین سے اور جس کو ہم مذہب سمجھتے ہیں اس میں داخل ہو جائے ورنہ پھر اسے مردان میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اس کے لئے ایک باقاعدہ پر فارم بنا کر اس پر دستخط کروانے کی مہم کا اعلان ہوا ہے۔ اسی طرح کی اور کمینی حرکتیں دوسری جگہ بھی کچھ سوچی جارہی ہیں، کچھ منظر عام پر آ گئی ہیں۔

ان حرکتوں میں سے جو بعض گہری سازشوں کا نتیجہ ہیں، ایک یہ ہے کہ سیالکوٹ میں اس جگہ جہاں سے وہ So-called یعنی مبینہ طور پر جو مولوی سمجھا جاتا ہے، اسلم قریشی وہ غائب ہوا تھا اس کے متعلق دو غیر احمدی مقامی لوگوں کو وعدہ معاف گواہ بنانے کی سکیم کی اطلاع ملی ہے یعنی منصوبہ یہ ہے دو غیر احمدیوں کو جن کو پکڑا جا چکا ہے ان کو وعدہ معاف گواہ بنایا جائے اور ہمارے ایک معزز دوست، نہایت شریف النفس اور باحوصلہ جو پہلے بھی حکومت کے عتاب کا نشانہ بن چکے ہیں اور شروع میں ہی اس کیس میں پولیس نے ان کو پکڑ کر ان پر کافی تشدد بھی کیا اور پہلی تحقیق کی رپورٹ میں ہی جس میں پورے تشدد کے ناکام ہونے کے بعد رپورٹ کرنے والی اتھارٹی نے حالات کا جائزہ لیا ہے، اس رپورٹ میں ہی یہ بات کھول دی گئی تھی کہ نہ اس دوست کا جن کا نام مشتاق ہے نہ ان کا کوئی تعلق ہے اس معاملے میں نہ جماعت احمدیہ کا کوئی دور کا تعلق ہے بلکہ یہ بھی پتہ نہیں کہ اسلم قریشی خود بھاگ کر کسی غیر ملک گیا ہوا ہے یا بعض کسی سازش کے نتیجے میں اس کو چھپا دیا گیا ہے ملک

کے اندر اور یہ جو الزام لگایا جاتا ہے کہ قتل ہو گیا ہے اس کا کوئی ثبوت ہی نہیں ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود ان کو یعنی مشتاق احمد صاحب کو یا جو بھی نام ہے مجھے اس وقت مشتاق نام یاد ہے، ان کو دوبارہ پکڑا گیا ہے۔ اور غالباً وہ جو دو وعدہ معاف گواہ بنائے جارہے ہیں ان سے تعارف کروا دیا گیا ہوگا یا ان کو دکھا دیا گیا ہوگا اور کہانی یہ بنائی جارہی ہے کہ مشتاق احمد صاحب چوہدری مشتاق احمد، مجھے پورا نام یاد نہیں یا محمد مشتاق یا جو بھی ہے، ان کو اور چوہدری محمد اعظم صاحب کو جو سابقہ MPA رہے ہیں ان کو ملوث کیا جائے اور دو وعدہ معاف گواہ یہ کہہ دیں کہ ان دونوں نے ہمیں کہا تھا کہ تم یہ کام کرو اور یہ مسئلہ کہ اگر کوئی مرا ہی نہیں تو اس کی لاش کہاں سے مہیا کی جائے گی، یہ مسئلہ پاکستانی پولیس کے لیے غالباً حل کرنا کوئی مشکل نہیں۔ کسی گڑھے مردے کو اکھاڑا جا سکتا ہے اور جب حکومت کے اعلیٰ ترین نمائندوں کی طرف سے ہدایات جاری کی جارہی ہوں اور سازشیں وہاں پنپ رہی ہوں تو ایسی صورت میں پولیس یہ سمجھتی ہے کہ ہم بے خوف ہیں ہمیں کوئی ایسی حرکتوں کا خمیازہ نہیں بھگتنا پڑے گا۔

اگر موجودہ حکومت کی وہ کہانی درست ہے جو بھٹو صاحب کے متعلق بنائی گئی اور جس کے نتیجے میں ان کو پھانسی دی گئی تو اس زمانے کی پولیس بھی یہی سمجھتی تھی، اگر یہ واقعہ درست ہے، تو ان کو بھی یہی خیال تھا کہ جب حکومت کی طرف سے ہمیں یہ ہدایت دی جارہی ہے تو حکومت ہمیں خود ہی سنبھال لے گی۔ اس لئے یہ بعید نہیں ہے کہ پولیس کے بعض افسر اپنی اعلیٰ ترقی کی خاطر ایسی گری ہوئی حرکتوں میں اور ایسی خطرناک حرکتوں میں حکومت کے منشاء کے مطابق ملوث ہو جائیں۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سی ایسی اطلاعیں مل رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہر اوچھا ہتھیار استعمال کر کے جماعت احمدیہ کو مزید ظلموں کا نشانہ بنانا چاہتی ہے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کی بقاء کا تعلق ہے اور جماعت احمدیہ کے اندرونی استحکام کا تعلق ہے یہ بات تو اسی طرح شک سے بالا ہے جس طرح ہم اس وقت سورج کو آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے استحکام کو خواہ موجودہ حکومت ہو یا دنیا کی کوئی حکومت ہو ہرگز متزلزل نہیں کرسکتی۔ کوئی حکومت دنیا کی متزلزل نہیں کرسکتی کیونکہ اس کے استحکام کی ضمانت خود اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور اسی کا بنایا ہوا کارخانہ ہے اور اس کی بنیادیں تو مستحکم ہیں۔

جہاں تک انفرادی طور پر چند احمدیوں کو مزید اذیت دینے کا تعلق ہے، یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا

آیا ہے اور مذہبی جماعتوں میں سے بعض افراد کو قربانی دینی پڑتی ہے اور پہلے بھی جماعت احمدیہ بڑے حوصلے کے ساتھ اور سربلندی کے ساتھ اور کامل وفا کے ساتھ یہ قربانیاں دے رہی ہے، آئندہ بھی خدا کی تقدیر میں جہاں تک بھی لکھا گیا ہے قربانیاں جماعت دیتی چلی جائے گی لیکن جہاں تک ان ذرائع کا موجودہ حکومت کے استحکام کو حاصل کرنے کا تعلق ہے تو یہ استحکام حاصل نہیں ہوگا۔

کبھی دنیا میں ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ سچوں کی جماعت کو، جھوٹے ظلم کا نشانہ بنا کر ان کے خون چوس کر پنپ سکیں، ان کی قوت حاصل کر کے اپنے اندر استحکام پیدا کرسکیں۔ یہ واقعہ کبھی نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ چند دن اور ظلم کا نشانہ بنا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں لیکن اس سے بہت زیادہ بڑھ کر خود ظلموں کا نشانہ بننے والے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ غاصبوں اور ظالموں پر ان سے بڑھ کر غاصب اور ظالم مسلط کر دیا کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے کہ بعض دفعہ فرشتوں کو مسلط کرتا ہے اور نیک لوگوں کو مسلط کرتا ہے، سزا دینے کی خاطر اور بعض دفعہ بدوں کو مسلط کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان کے اوپر کسی قسم کے لوگ مسلط کئے جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ اس ملک کو بچانا چاہتا ہے اور ہماری دعائیں سن لے اور اس ملک کی تقدیر بہتر رنگ میں بدل دے تو پھر بعید نہیں کہ بہتر اور منصف لوگ ان پر مسلط ہوں اور ایک ایک کر کے ان کی بدکرداری کی ان کو سزا دیں اور اگر خدا تعالیٰ اس ملک سے ناراض ہو چکا ہے اور اس کی تقدیر کچھ اور فیصلہ کر چکی ہے، تو ہو سکتا ہے ان سے بڑھ کر، آمران سے بڑھ کر غاصب، ان سے بڑھ کر بددیانت اور ظالم لوگ، ان سے بڑھ کر سفاک لوگ اگرچہ بظاہر ممکن نظر نہیں آتا کہ ایسے بھی ہو سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر جو فیصلہ چاہے وہ ہو کے رہتا ہے۔ تو ممکن ہے ایسے لوگ ان پر مسلط ہو جائیں جو ان سے کم رحم کرنے والے ہوں بنی نوع انسان پر جتنا یہ کر سکتے ہیں اور ان سے زیادہ سفاک اور ظالم ہوں اور پھر ان کے جرموں کی بھی ان کو سزا دیں اور جو جرم انہوں نے نہیں کئے ان کی بھی ان کو سزا دیں کیونکہ خدا تعالیٰ منتقم ہے اور منتقم میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ عام جرم سے بڑھ کر سزا اور اس میں شدت پیدا کر دے۔ اس لئے جہاں خدا تعالیٰ کی تقدیر بعض اوقات برابر کا سلوک کرتی ہے اور بعض دفعہ جب خدا کی غیرت کو جب زیادہ کچوکے دیئے جائیں تو وہ منتقم بن کر بھی اپنی کائنات کے بعض لوگوں کو سزا دینے کے لئے مقرر فرما دیتا ہے اور کائنات کی ساری قوتیں پھر اس جہت میں کام کرتی ہیں۔ صرف انسانی قوتیں نہیں بلکہ قانون قدرت بھی ہر سمت سے

ایسی قوم کو گھیرتا ہے اور ہر طرح سے اس کو سزا دیتا ہے۔

اس لئے جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر چہ بعض تکلیفوں کے دن کچھ لمبے بھی ہو سکتے ہیں اور صبر کا امتحان کچھ آگے بھی بڑھ سکتا ہے لیکن ہر تکلیف کے لمبے دن سے بھی جماعت احمدیہ اور زیادہ طول قامت ہو کر نکلے گی اور ہر مصیبت اور ابتلاء کے وقت سے جماعت احمدیہ زیادہ مستحکم ہو کے نکلے گی ۔ یہ وہ تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی ۔کل بھی آپ نے یہی دیکھا ہے، پرسوں بھی یہی دیکھا تھا، آج بھی یہ دیکھ رہے ہیں اور کل اس سے بڑھ کر یہ بات دیکھیں گے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جو ظالم ہیں وہ سزا کے بغیر نہیں رہیں گے ۔اس لئے جو احتجاج دنیا میں پہنچتے ہیں مختلف ملکوں سے یا مختلف کوششیں جماعت احمدیہ کر رہی ہے، ان پر بناء رکھیں یہ محض اس لئے کیا جاتا ہے کہ امتثال امر ہے، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ دنیاوی کوششیں کرو۔

ہمارا احتجاج تو اسی وقت ہو جاتا ہے اور وہاں پہنچ جاتا ہے جہاں اسے پہنچنا چاہئے ۔ جب ہمارے دل میں اپنے پیارے بھائیوں کے لئے ایک ٹیس اٹھتی ہے اور خدا کو وہ دل کا درد پکارتا ہے، وہی ہمارا احتجاج ہے اور وہی سب سے بڑی کارروائی ہے جو ہم کر سکتے ہیں ۔اس لئے سب دعائیں کریں اور زیادہ درد کے ساتھ اپنے معصوم اور پیارے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں کہ خدا کے فرشتے ان کے آگے سے بھی حفاظت کریں، ان کے پیچھے سے بھی حفاظت کریں، ان کے دائیں سے بھی حفاظت کریں اور ان کے بائیں سے بھی حفاظت کریں، ان کے اوپر سے بھی حفاظت کریں اور ان کے نیچے سے بھی حفاظت کریں اور ان پر بکثرت نازل ہوں اور ان کو تسلیاں دیں کہ ہم دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے۔